سورة النحل

آیات ۲۶ - ۳۵

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ
فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ
رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ
الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي
اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ
مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۧ﴿٣٤﴾

مكية

سُوْرَةُ النَحل

آيات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ١

سورت کا مرکزی مضمون : توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہرگز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی - (عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت) - ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہلِ ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت - (خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرتِ ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128) : مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝٢٦

قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ - یقیناً (ایسی ہی) مکّاریاں کی تھیں ان لوگوں نے جو

مَکَر :تدبیر، چال، مکر، سازش

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - ان سے پہلے تھے

فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ - تو آیا اللہ ان کی عمارت پر

بُنْيَانَ :عمارت، دیوار، چھت

بِنَاء :واحد (بُنْيَان جمع)

بِنَاء : تعمیر، کوئی تعمیر شدہ عمارت، عمارت کے ہر حصے کو بھی بِناء کہہ سکتے ہیں

بِنَاء :اگر فرش کے مقابلے میں استعمال ہو پھر یہ چھت کے معنی میں آتا ہے

اردو میں : بِنا، مبنی، بانی

مِّنَ الۡقَوَاعِدِ - بنیادوں سے

قَوَاعِد :بنیادیں (واحد قَاعِدَةُ)

فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ - اور گر پڑی ان پر اس کی چھت

خَرَّ يَخِرُّ ، خَرًّا :نیچے گر پڑنا

سَقْف : چھت (چھت کا اندرونی حصہ)

مِنۡ فَوۡقِهِمۡ - اوپر سے

فوق :اوپر

وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ - اور آن پڑا ان پر عذاب

مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ - جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا

ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُخۡزِيۡهِمۡ وَ يَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ ‌ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ وَالسُّوۡٓءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ‏ ﴿۲۷﴾

ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُخۡزِيۡهِمۡ - پھر روز قیامت ذلیل و خوار کرے گا انھیں

اَخْزٰی يُخْزِیْ ، اِخْزَآءٌ : رسوا کرنا، ذلیل کرنا

وَ يَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ - اور فرمائے گا، کہاں ہیں میرے وہ شریک

اَیْنَ : کسی جگہ یا مکان سے متعلق سوال کے لیے

الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ - وہ جو تھے

تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ - تم جھگڑتے ان کے بارے میں

شَآقَّ يُشَآقُّ ، شِقَاقًا : مخالفت کرنا، لڑنا جھگڑنا (III)

اس میں دو فریقوں کی باہمی مخالفت اور لڑائی کا مفہوم

اردو میں : شق، شاق، مشق، مشقت

قَالَ الَّذِيۡنَ - تو کہیں گے وہ لوگ جنہیں

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ - دیا گیا تھا علم

اٰتٰی يُؤْتِیْ ، اِيْتَآءٌ : دینا

اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ - یقیناً ذلت اور رسوائی ہے آج

وَالسُّوۡٓءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ - اور برائی (بد بختی) ہے کافروں کے لیے

السُّوْٓءُ : برائی

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٢٧﴾

اِن سے پہلے بھی بہت سے لوگ (حق کو نیچا دکھانے کے لیے) ایسی ہی مکاریاں کر چکے ہیں، تو دیکھ لو کہ اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اکھاڑ پھینکی اور اس کی چھت اوپر سے ان کے سر پر آ رہی اور ایسے رخ سے ان پر عذاب آیا جدھر سے اس کے آنے کا اُن کو گمان تک نہ تھا
پھر قیامت کے روز اللہ اُنہیں ذلیل و خوار کرے گا اور اُن سے کہے گا "بتاؤ اب کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے لیے تم (اہل حق سے) جھگڑے کیا کرتے تھے؟" جن لوگوں کو دنیا میں علم حاصل تھا وہ کہیں گے "آج رسوائی اور بد بختی ہے کافروں کے لیے

Surely many people before them had plotted in a similar manner to (vanquish the Truth), but Allah uprooted the whole structure of their plot from its foundations so that the roof fell in upon them, and the chastisement (of Allah) visited them from unknown directions.
And again, on the Day of Resurrection, He will bring them to disgrace, and say: "Tell Me, now, where are those to whom you ascribed a share in My Divinity, and for whose sake you disputed (with the upholders of the Truth)?" Those who were endowed with knowledge (in the world) will say: "Surely today humiliation and misery shall be the lot of the unbelievers"

محمد اقبال

قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

ماضی کی معذب اقوام سے مشرکین مکہ کو وارننگ

- اس آیت کریمہ میں ماضی کی ان تمام قوموں کی طرف اشارہ ہے، جنھوں نے انبیاء کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور دنیاوی عَیش و عشرت کی زندگی میں مگن تھے
- تاریخ میں کئی اقوام نے اللہ کے رسولوں کے خلاف مکر وفریب اور سازشیں کیں۔ ان مجرموں پر اللہ کا عذاب ایسی صورت میں آیا کہ انہیں گمان تک نہ تھا۔ اللہ کے عذاب نے ان کی عمارتیں بنیاد سے اکھیڑ کر پھینک دیں جن پر انہیں بڑا اعتماد تھا۔ پھر وہ چھتیں جنہیں سایہ فراہم کرنے کیے لیے بنایا تھا اُن پر گر گئیں اور اُن کی بربادی کا سبب بن گئیں
- ان اقوام کے انجام کا ذکر مشرکین مکہ کے لیے دھمکی ہے جنھوں نے بعثت کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی اجیرن بنادی تھی۔ تم سابقہ امتوں کے واقعات کو قصہ کہانیاں سمجھتے ہو اور انھیں افسانہ قرار دے کر بے اصل اور بے اعتبار ٹھہراتے ہو، تمہارا یہ رویہ کوئی نیا رویہ نہیں۔ جن قوموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ان کا رویہ بالکل یہی تھا۔ وہ بھی دعوت حق کو روکنے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کے مکر وفریب سے کام لیتے تھے اور وہ اس انتظار میں رہتے تھے کہ انھیں موقع ملے تو وہ اللہ کے پیغمبر اور اس پر ایمان لانے والوں کو نیست و نابود کر دیں
- دعوتِ حق اور اس کے متبعین کے لیے یہ ایک جانا پہچانا عمل ہے کہ اس دعوت حق کو اٹھتا ہوا دیکھ کر ہر دور میں اس کے مخالفین نے اس کو دبانے اور ختم کرنے کے لیے جھوٹ اور مکر وفریب سے کام لیا لیکن یہ تدبیریں کبھی کامیاب نہیں ہو تیں
- دیکھو دنیا میں ان مکر وفریب کرنے والوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اور وہ بڑا عذاب جو قیامت کو آئے گا وہ تو ابھی ان کے انتظار میں ہے

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾

قیامت کے دن مشرکین کی رسوائی

- دعوتِ حق کا انکار کرنے والے مفسدین کا اصل فساد تکبر تھا، اس تکبر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ انہیں روزِ قیامت ذلیل ورسوا کرے گا
- وہ اپنے آپ کو ہر لحاظ سے نبی (علیہ السلام) سے فائق اور بلند سمجھتے ہیں، وہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کی رہنمائی قبول کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں، اس تکبر پر جو ذلت ان کا مقدر بنے گی اس کا تذکرہ کیا گیا ہے
- اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ اب دکھاؤ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی حمایت میں تم ہر وقت آستینیں چڑھائے رہتے تھے اور تم ہر ایک سے ان سے لڑنے کے لیے تیار رہتے تھے آج وہ تمہاری مدد کے لیے کیوں نہیں آتے؟
- اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر محشر میں ایک سناٹا طاری ہو جائے گا۔ وہ لوگ جو دنیا میں علم سے نوازے گئے یعنی اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان کی دولت بخشی وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ آج کا دن کفار کے لیے رسوائی کا دن ہے۔ وہ اپنے تئیں نہ جانے دنیا میں کیا سمجھتے تھے لیکن آج کفر نے ان کی زبانوں پر مہر لگا دی ہے، اس غرور و بد مستی کا انجام عظیم رسوائی اور پیش آمدہ عذاب کی صورت میں سب کے سامنے ہے

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ - وہ (کافر) لوگ جان قبض کرتے ہیں جن کی فرشتے

(و ف ي)

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، تَوَفِّيٌ : پورا پورا لے لینا، جان نکالنا، اٹھالینا (۷)

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - ظلم کرنے والے اپنی جانوں پر (ہوتے ہوئے)

فَاَلْقَوُا السَّلَمَ - تو پیش کرتے ہیں سپردگی (فرمانبرداری)

اَلْقٰى يُلْقِيْ ، اِلْقَآءٌ : ڈالنا (پیش کرنا) (۱۷)

السَّلَمَ : تسلیم، فرماں برداری، اطاعت، عاجزی

مَا كُنَّا نَعْمَلُ - (اور کہتے ہیں) ہم عمل نہیں کرتے تھے

كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا: ہونا

اردو میں : کون ومکان، مکین تمکین، تمکنت

مِنْ سُوْۗءٍ - کسی بھی برائی کا

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ - (فرشتے کہتے ہیں) کیوں نہیں، بیشک اللہ جانتا ہے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ - اس کو جو تم کرتے تھے

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۲۹

فَادْخُلُوْٓا - پس (اب) داخل ہو جاؤ

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ - جہنم کے دروازوں میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے اس میں

فَلَبِئْسَ - تو یقیناً کتنا برا ہے

بِئْسَ : کلمہ ذم (کسی چیز کی برائی بیان کرنے کے لیے)

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ - ٹھکانا تکبّر کرنے والوں کا

(ث و ي)

ثَوَى يَثْوِي ، ثَوَاءً : ٹھہرنا

مَثْوَى: ٹھکانہ (اسم ظرف مکان– Space adverb)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ہاں، اُنہی کافروں کے لیے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے جب ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو (سرکشی چھوڑ کر) فوراً ڈگیں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم تو کوئی قصور نہیں کر رہے تھے" ملائکہ جواب دیتے ہیں "کر کیسے نہیں رہے تھے! اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے۔ اب جاؤ، جہنم کے دروازوں میں گھس جاؤ وہیں تم کو ہمیشہ رہنا ہے" پس حقیقت یہ ہے کہ بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے متکبروں کے لیے

the same unbelievers who, when the angels seize them and cause them to die while they are engaged in wrong-doing, they will proffer their submission saying: "We were engaged in no evil." (The angels will answer them): "Surely Allah knows well all that you did.
Go now, and enter the gate of Hell, and abide in it for ever." Evil indeed is the abode of the arrogant.

الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ‌ ۖ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ‌ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۲۹﴾

موت کے وقت متکبرین کی کیفیت

- ان دو آیات کریمہ میں صرف مستقبل کی کوئی حکایت نہیں بیان کی گئی، بلکہ یہ حقیقت ان لوگوں پر بھی ٹھیک ٹھیک منطبق ہو رہی ہے جو آج اپنے غرور میں مست ہیں اور دعوتِ حق کو جھٹلا رہے ہیں، جنہیں قرآنِ کریم نے "متکبرین" کہا ہے
- کفر و شرک کی حالت میں موت آنے پر جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے پہنچتے ہیں تو جس دعوت حق کی وہ زندگی بھر تکبر میں آ کر تکذیب کرتے رہے، اس کا ایک ایک لفظ انہیں حقیقت بن کر دکھائی دے گا، تب ان کے تکبر کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا اور وہ ہتھیار ڈالتے ہوئے، عاجزی اور اطاعت کا اعلان اور اظہار کریں گے

☜ جو لوگ ایمان سے محرومی کی حالت میں مرتے ہیں، موت سے پہلے ایک ایسا لمحہ آتا ہے، جب آخرت کی حقیقت ان پر کھل جاتی ہے اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے احکام کو مان لینے کی پیشکش بھی کرتے ہیں : لیکن اُس وقت کا ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا

- جان نکالتے وقت ہی انھیں آگاہ کر دیا جائے گا کہ تمہاری قبر جہنم کا گڑھا ہے جاؤ اس میں داخل ہو جاؤ۔ (عذابِ قبر کا ثبوت)
- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) إِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَآئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اخْرُجِيْ إِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللهِ وَغَضَبٍ قَالَ فَتُفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ [رواه أحمد] حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب کافر کا دنیا سے رخصت ہونے کا اور موت کا وقت آ جاتا ہے تو آسمان سے کالے چہروں والے فرشتے اترتے ہیں۔ ان کے پاس کھردر الباس ہوتا ہے۔ وہ فرشتے فوت ہونے والے کافر سے حد نگاہ تک دور بیٹھ جاتے ہیں۔ ملک الموت اس کے سرہانے آ کر کہتا ہے۔ اے خبیث جان ! اللہ کی ناراضگی اور غضب کا سامنا کر پھر روح اس کے جسم سے الگ ہو جاتی ہے۔ پھر اسے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گرم سلاخ کو روئی سے کھینچا جاتا ہے

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ‌ ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا‌ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ‌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَ ۙ‏ ﴿۳۰﴾

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا - اور پوچھا جاتا ہے ان لوگوں سے جنہوں نے تقویٰ کیا

مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ - کیا نازل کیا ہے تمہارے رب نے ؟

قَالُوۡا خَيۡرًا - تو وہ کہتے ہیں بہت بہتر (کلام)

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا - ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اچّھے کام کیے

فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ - ان دنیا میں بھی بھلائی ہے

وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ - اور آخرت کا گھر تو ہے ہی بہت اچھا۔

وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَ - اور یقیناً کتنا اچھا، تقوی کرنے والوں کا گھر

نِعْمَ : اچھا(فعل مدح)، کسی چیز کی اچھائی اور تعریف کے لیے آتا ہے

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ‌ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ ﴿۳۱﴾

جَنّٰتُ عَدۡنٍ - عدن کے باغات ہیں

يَّدۡخُلُوۡنَهَا - داخل ہوں گے (متقی لوگ) ان میں،

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ - بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں

لَهُمۡ فِيۡهَا - ان کے لیے ہوگا وہاں

مَا يَشَآءُوۡنَ - جو وہ چاہیں گے

شَآءَ يَشَآءُ ، مَشِيۡٓئَةٌ :چاہنا

كَذٰلِكَ - اسی طرح

يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ - اللہ بدلہ دیتا ہے متقیوں کو۔

وَ قِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ
الۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۳۱﴾

دوسری طرف جب خداترس لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ "بہترین چیز اتری ہے" اِس طرح کے نیکوکار لوگوں کے لیے اِس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ضرور ہی ان کے حق میں بہتر ہے.بڑا اچھا گھر ہے متقیوں کا۔

دائمی قیام کی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے، نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور سب کچھ وہاں عین اُن کی خواہش کے مطابق ہوگا یہ جزا دیتا ہے اللہ متقیوں کو

And when the God-fearing are asked: "What has your Lord revealed?" they answer: "Something excellent!" Good fortune in this world awaits those who do good; and certainly the abode of the Hereafter is even better for them. How excellent is the abode of the God-fearing: everlasting gardens that they shall enter; the gardens beneath which rivers shall flow, and where they shall have whatever they desire! Thus does Allah reward the God-fearing

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِينَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا
مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾

متکبرین کے بالمقابل متقین کا رویہ

- دعوتِ حق کو جھٹلانے والوں اور اس کے خلاف مکر و سازشیں کرنے والوں کا رویہ، جان کنی کے وقت کی حالت اور ان کے انجام کے بارے میں گذشتہ آیات میں تفصیلات آئی ہیں
- اب یہاں ان متکبرین کے مقابل ان لوگوں کے رویے اور انجام کی بات ہو رہی ہے جو نہ صرف اس دعوت پر ایمان لائے، اللہ کا تقویٰ اختیار کیا بلکہ اس دعوت کے علمبردار بن گئے
- ان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا چیز اتاری ہے تو اُن کا تحسین آمیز جواب ہوتا ہے ہمارے رب نے خوب چیز اتاری ہے جس میں ہمارے لیے سرتاپا خیر ہی خیر ہے۔ اس میں انسانوں کے لیے بھلائی کے سوا کچھ نہیں (یہ ہدایت انفرادی زندگی کے لیے بھی سرتاپا رحمت ہے اور اجتماعی زندگی کے لیے بھی کامیابیوں کی نوید ہے)۔ [متکبرین کے جواب سے موازنہ کیجیے]
- اہل ایمان و تقویٰ کا جواب، اس دعوت اور کتاب کے بارے میں ان کے یقین و ایقان کا مظہر ہے (کہ کیسے یہ سراسر خیر ہے)
- بالآخر آخرت کا گھر اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی متقی لوگوں کے لیے رکھا ہے جنھوں نے زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت میں گزاری اور ہر طرح کی آلودگیوں سے محفوظ رہے۔ قیامت کے بعد ان کا ٹھکانا ایسے باغات ہوں گے جنھیں کبھی زوال نہیں ہوگا۔ ان کے نیچے سے ندیاں رواں ہوں گی اور حیران کن بات یہ کہ اہل جنت کو وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے
- لیکن اس سے پہلے ان کے لیے دنیا میں بھی اچھی زندگی اور کامیابی و نصرت کی بشارت ہے (نبی اکرمؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے لیے اس دنیا میں بھی کامیابی، غلبہ اور اقتدار کی بشارت)

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۲﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ؕ

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ - (یہ) وہ لوگ ہیں جن کی جان قبض کرتے ہیں فرشتے

طَيِّبِيۡنَ - (اس حالت میں کہ) وہ پاک ہوتے ہیں (کفر و شرک سے) طَیِّبِیۡنَ ، طَیِّب کی جمع (پاک)

يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ - وہ (فرشتے) کہیں گے سلامتی ہے تم لوگوں پر

ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ - داخل ہو جاؤ جنت میں

بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ - (ان اعمال کے سبب) جو تم کرتے رہے

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ - کیا وہ انتظار کرتے ہیں، سوائی اس کے کہ

اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ - آجائیں ان کے پاس فرشتے

اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ - یا آجائے عذاب تیرے رب کا۔

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ‏ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ‏ ﴿۳۴﴾

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ - اسی طرح کیا تھا ان لوگوں نے بھی۔

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - جو ان سے پہلے تھے

وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ - اور نہیں ظلم کیا ان پر اللہ نے

وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا - لیکن وہ خود ہی تھے

اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ - اپنی جانوں پر ظلم کرتے

(ص و ب)

اَصَابَ يُصِيْبُ ، اِصَابَةٌ : آلگنا، آپہنچنا (IV)

فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ - آخرکار پہنچیں انھیں برائیاں

حَاقَ يَحِيْقُ ، حَيْقًا : گھیرلینا

مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ - ان کے کرتوتوں کی، اور گھیر لیا انہیں

مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ - (اسی عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَآءٌ : مذاق اڑانا، ٹھٹھا کرنا

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٣٢﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ ؕ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٣٤﴾

اُن متقیوں کو جن کی روحیں پاکیزگی کی حالت میں جب ملائکہ قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں "سلام ہو تم پر، جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے بدلے
اے محمدؐ، اب جو یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں تو اِس کے سوا اب اور کیا باقی رہ گیا ہے کہ ملائکہ ہی آ پہنچیں، یا تیرے رب کا فیصلہ صادر ہو جائے؟ اِس طرح کی ڈھٹائی اِن سے پہلے بہت سے لوگ کر چکے ہیں پھر جو کچھ اُن کے ساتھ ہوا وہ اُن پر اللہ کا ظلم نہ تھا بلکہ اُن کا اپنا ظلم تھا جو اُنہوں نے خود اپنے اوپر کیا، اُن کے کرتوتوں کی خرابیاں آخر اُن کی دامنگیر ہو گئیں اور وہی چیز اُن پر مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے

those whose souls the angels seize while they are in a state of purity, saying: "Peace be upon you. Enter Paradise as a reward for your deeds. (O Muhammad), are they waiting for anything else than that the angels should appear before them, or that your Lord's judgement should come? Many before them acted with similar temerity. And then what happened with them was not Allah's wrong-doing; they rather wronged themselves. The evil consequences of their misdeeds overtook them and what they mocked at overwhelmed them.

محمد اقبال

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

موت کے وقت متقین کے ساتھ فرشتوں کا معاملہ (متقین کی جزا)

- یہ تقابل ہے "طَيِّبِيْنَ" کا "ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ" کے ساتھ۔ ان طیبین سے مراد وہ متقین لوگ ہیں جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ شرک و کفر کی ہر آزمائش سے بالکل پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔
- فرشتے ان کی روح قبض کریں گے تو انھیں ذرا گھبراہٹ نہیں ہو گی بلکہ شاداں و فرحاں اس دنیا سے روانہ ہوں گے ان کے لیے موت آج وصال یار کا مژدہ لے کر آئی ہے جس کے جمال کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ بے تاب رہا کرتے تھے

نشان مرد مؤمن با تو گویم　　چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

- فرشتے انھیں سلامتی کا مژدہ سنائیں گے اور اس میں یہ کہہ کر ان کی خوشیوں میں اضافہ کر دیں گے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ملنے والا ہے یہ یقیناً اس کی عطا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ تمہارے اعمال کا صلہ بھی ہے۔
- ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ "جب مومن کو دفن کیا جاتا ہے اور فرشتوں سے سوال و جواب ہو چکتے ہیں تو اس کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ جن کی خوشبو سے اس کا دماغ معطر ہوتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ ایسے آرام سے سو جاؤ جیسے نئی نویلی دلہن سوتی ہے" (ترمذی : ۱۰۷۱) — اللھم جعلنا منھم

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾

تاریخ سے سبق لینے کی دعوت

- اچھے اور برے لوگوں کے طور اطوار اور ان کے انجام کے ذکر کے بعد یہ آخری نصیحت ہے جو نہایت ہمدردی سے کی جارہی ہے
- دعوت کے ابتدائی مرحلے میں اللہ کی بات دلائل کے ذریعے بیان کی جاتی ہے، اگر اس دعوت کے دلائل کو رد کر دیا جائے تو پھر وہ وقت آجاتا ہے جب کہ انفرادی موت یا اجتماعی قیامت کی صورت میں اس کو لوگوں کے سامنے کھول دیا جائے۔
- آدمی کے سامنے اگر خدا کی بات دلائل کے ذریعہ آئے اور وہ اس کو نظر انداز کر دے تو گویا وہ اس دوسرے مرحلہ کا انتظار کر رہا ہے جب کہ خدا اور اس کے فرشتے ظاہر ہو جائیں اور آدمی اس بات کو ذلت کے ساتھ ماننے پر مجبور ہو جائے جس کو اسے عزت کے ساتھ ماننے کا موقع دیا گیا تھا مگر اس نے نہیں مانا۔
- اس دعوتِ حق کے مخالفین (متکبرین) ہی صرف بد نصیب نہیں ہیں بلکہ ان سے پہلے بھی ایسے لوگ گزر چکے ہیں جن کا رویہ بھی ایسا ہی تھا۔ انھیں بھی ہر چند نصیحت کی گئی لیکن انھوں نے کسی نصیحت سے اثر قبول نہیں کیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر آدھمکا اور ان کے کرتوتوں کی سزاؤں نے انھیں آپکڑا اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی عذاب نے انھیں گھیر لیا، اور جب اللہ کا عذاب آجاتا ہے تو پھر اس سے کوئی مفر نہیں
- ان مکذب مشرکین کو اللہ کی اس سنت سے سبق لینے کی تلقین کی جارہی ہے، وہ سنت جو اٹل ہے جو تبدیل نہیں ہوتی اور جس کے نتائج ہمیشہ ایک جیسے نکلتے ہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۳۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا - اور کہتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ - کہ اگر چاہتا اللہ

مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ - (تو) نہ ہم عبادت کرتے اس کے سوا

مِنْ شَيْءٍ - کسی چیز کی

نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا - ہم اور نہ ہمارے آباؤاجداد

وَلَا حَرَّمْنَا - اور نہ حرام ٹھہراتے

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ - بغیر اس (کے حکم) کے کسی چیز کو

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ - ایسا ہی کیا تھا ان لوگوں نے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ - ان سے پہلے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾

فَهَلْ - پس نہیں ہے

عَلَى الرُّسُلِ - رسولوں پر (کوئی ذمہ داری)

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ - سوائے کھول کھول کر (پیغام) پہنچا دینے کے۔

یہ مشرکین کہتے ہیں " اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ " ایسے ہی بہانے ان سے پہلے کے لوگ بھی بناتے رہے ہیں۔ تو کیا رسولوں پر صاف صاف بات پہنچا دینے کے سوا اور بھی کوئی ذمہ داری ہے ؟

Those who associate other with Allah in His divinity say: 'Were Allah to will so, neither we nor our forefathers would have worshipped any other than Him, nor would we have prohibited anything without His command.' Their predecessors proffered similar excuses. Do the Messengers have any other duty but to plainly convey the Message?

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 4 - آیات 26 تا 34)

دعوت حق کے منکرین پر فردِ جرم اور اُن کا اہل ایمان کے حالات کا موازنہ

- دعوتِ حق کی مخالفت کرنے والوں کی تدبیریں خود انہی کی تباہی کا باعث بنتی ہیں
- تباہ ہونے والی اقوام کی مضبوط معیشتیں، ٹیکنالوجی اور علوم و فنون، اللہ کے فیصلے میں ان کے کچھ کام نہیں آتے
- قیامت کے روز وہ معبودانِ باطل بھی ان کے کوئی کام نہ آئیں گے جن کی وہ پرستش کرتے رہے
- موت کے فرشتے حاضر ہو جانے (آثارِ موت) پر جو حقائق نظر آنے لگ جاتے ہیں، اس وقت کی تسلیم و رضا قبول نہیں کی جاتی
- انکارِ حق کا آخری انجام دائمی ناکامی اور جہنم میں داخلہ ہے
- ایمان، عملِ صالح اور تقویٰ کا انجام اللہ کی رضا و خوشنودی اور نعمتوں بھری جنت میں داخلہ ہے
- دعوتِ حق کے مخالفین (متکبرین) کو تاریخ سے سبق لینے کی دعوت

اضافی مواد

Reference Material

عذابِ قبر

عذابِ قبر

- سورۃ النحل کی (ذیل میں دی گئی) آیت ۲۹ اور کئی دیگر آیات صریح طور پر عذاب وثواب قبر کا ثبوت دیتی ہیں
- الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۲۹ (جب) فرشتے ان لوگوں کی جانیں نکالتے ہیں جو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو وہ فرمانبرداری پیش کرتے ہیں کہ ہم کوئی برا عمل نہیں کرتے تھے۔ ہاں کیوں نہیں یقیناً اللہ اس کو خوب جاننے والا ہے جو تم عمل کیا کرتے پس تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہنے والے ہو۔ تو یقیناً تکبر کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانہ ہے
- عذاب قبر کا عقیدہ قرآن ، احادیث اور اجماع سے ثابت ہے ، اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عذاب قبر بر حق ہے اور اس پر قرآن کے علاوہ متعدد احادیث بھی دلالت کرتی ہیں
- تاہم منکرین احادیث اور بعض مستشرقین نے اس کا انکار کیا ہے کہ قبر میں مردوں کو عذاب قبر ہوتا ہے ، ان کا اس بات پہ اصرار ہے کہ مرنے کے بعد (قبر / برزخ) کا عالم بالکل عدم محض کا عالم ہے جس میں کوئی احساس اور شعور نہ ہوگا۔ اور کسی قسم کا عذاب یا ثواب نہ ہوگا
- سورۃ النحل میں آیت ۲۸ سے ۳۲ تک میں کفار کی روحیں قبض کرنے اور ان کو پیش آمدہ برے حالات کی خبر دیتے ہیں فرشتے ، اسی طرح متقین کی روحیں قبض کرنے اور ان کو پیش آمدہ اچھے حالات کی خوشخبری دی جاتی ہے جو برزخ کی زندگی ، احساس ، شعور ، عذاب اور ثواب کا واضح اور کھلا ثبوت ہے (اس کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی اس طرح کے براہین موجود ہیں جن کا ذکر آگے کیا گیا ہے)

عذابِ قبر

- قرآن اور حدیث دونوں سے موت اور قیامت کے درمیان کی حالت کا ایک ہی نقشہ معلوم ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ موت محض جسم وروح کی علیحدگی کا نام ہے نہ کہ بالکل معدوم ہو جانے کا

- جسم سے علیٰحدہ ہو جانے کے بعد روح معدوم نہیں ہو جاتی بلکہ اس پوری شخصیت کے ساتھ زندہ رہتی ہے جو دنیا کی زندگی کے تجربات اور ذہنی واخلاقی اکتسابات سے بنی تھی۔ اس حالت میں روح کی شعور، احساس، مشاہدات اور تجربات کی کیفیت خواب سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ یہ مجرم روح سے فرشتوں کی باز پرس اور پھر اس کا عذاب اور اذیت میں مبتلا ہونا اور دوزخ کے سامنے پیش کیا جانا، سب کچھ اس کیفیت سے مشابہہ ہوتا ہے جو ایک قتل کے مجرم پر پھانسی کی تاریخ سے ایک دن پہلے ایک ڈراؤنے خواب کی شکل میں گزرتی ہوگی۔ اسی طرح ایک پاکیزہ روح کا استقبال، اور پھر اس کا جنت کی بشارت سننا، اور جنت کی ہواؤں اور خوشبوؤں سے متمتع ہونا ایک خوشگوار خواب کی طرح ہوگا (اور نفخ صور پر وہ کہیں گے کہ یہ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے اٹھادیا؟)

- امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کتاب الجنائز کا عنوان "بابُ ما جاءَ فی عذابِ القبر" لگا کر اس کی تائید کی ہے اور ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پیش کیا ہے " وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ، (الانعام:93): کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ "لاؤ، نکالو اپنی جان، آج تمہیں اُن باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اُس کی آیات کے مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے"

عذابِ قبر

○ امام بخاریؒ نے عقیدۂ عذاب قبر کے بر حق ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی بیان کیا ہے کہ گناہ گاروں، عاصیوں اور کافروں پر عذابِ آخرت کی شروعات روح کے نکلنے کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے:

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ آخرکار اُن لوگوں نے جو بری سے بری چالیں اُس مومن کے خلاف چلیں، اللہ نے اُن سب سے اُس کو بچا لیا، اور فرعون کے ساتھی خود بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے، دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے صبح و شام وہ پیش کیے جاتے ہیں، اور جب قیامت کی گھڑی آ جائے گی تو حکم ہو گا کہ آل فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کرو ۔ (سورة المومن/الغافر)

یہ قبر (برزخ) کے عذاب کا سب سے واضح ثبوت ہے (امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ عذابِ قبر پر استدلال ہے اس لیے کہ فرعون و آلِ فرعون کو یہ آگ پر پیش کیا جانا قیامت کے دن ہو نا مراد نہیں لیا جا سکتا، کیونکہ آگے اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے، اور نہ ہی اس سے دنیا میں آگ کا پیش کیا جانا مراد لیا جا سکتا ہے، کیونکہ دنیا میں ان کے ساتھ ایسے نہیں ہوا، لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ یہ آگ کا پیش کیا جانا موت کے بعد اور قیامت سے پہلے ہو گا اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فرعون اور آل فرعون کے لیے قبر میں عذاب قبر ثابت ہے

امام رازی کے علاوہ بھی دیگر جید مفسرین سلف جن میں امام مجاہد، عکرمہ، محمد بن مقاتل اور محمد بن کعب، امام قرطبیؒ، ابن کثیر سب اس آیتِ کریمہ سے عذابِ قبر کے اثبات کے قائل ہیں

امام بخاریؒ نے قرآن کے ان چار مقامات کو عذابِ قبر کی واضح دلیل بتایا ہے۔ سورۃ الانعام- آیت:93، سورۃ التوبۃ - آیت:101، سورۃ غافر - آیت:45-46، سورۃ ابراھیم - آیت:27

عذابِ قبر

- وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ - تمہارے گرد و پیش جو بدوی رہتے ہیں ان میں بہت سے منافق ہیں اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں جو نفاق میں طاق ہو گئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے، پھر وہ زیادہ بڑی سزا کے لیے واپس لائے جائیں گے [9:101]

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، امام قتادہ اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ دوہرے عذاب سے مراد "عذابِ قبر" ہے۔

- جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بنو نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے کہ اچانک آپ ﷺ کا خچر بدکا اور قریب تھا کہ آپ ﷺ کو گرادے ناگہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں معلوم ہوئیں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے۔ایک شخص نے کہا میں (جانتا ہوں) آپؐ نے پوچھا کہ یہ کب مرے ہیں؟ وہ بولا شرک کے زمانے میں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلا أَنْ لا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ یہ میت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے پس اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کا عذاب سنادے جس طرح میں سنتا ہوں"(صحیح مسلم کتاب الجنة ومشكاة المصابيح ومسنداحمد 190/5 ومصنف ابن ابی شیبہ 373/3)

عذابِ قبر

- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (صحيح مسلم)

- سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے،۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے، ہم آپؐ کے ساتھ تھے، اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ ﷺ کو گرا دے۔ وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : " کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں ؟ " ایک شخص بولا : میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "کب مرے ؟ " وہ بولا : شرک کے زمانہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : " اس امت کا امتحان ہو گا قبروں میں، پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ " بعد اس کے آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : " پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔ " لوگوں نے کہا : پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا : " پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی قبر کے عذاب سے۔ " لوگوں نے کہا : پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : " : پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ " لوگوں نے کہا : پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : " پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔ " لوگوں نے کہا : پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی دجال کے فتنہ سے۔

- اس حدیث سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ میت کو اس ارضی قبر میں عذاب ہوتا ہے اور نبی ﷺ کی یہ تمنا تھی کہ جس طرح آپ ﷺ عذاب قبر کو سنتے ہیں اس طرح آپ ﷺ کی امت بھی عذاب قبر کو سنے لیکن پھر اس خوف سے کہ لوگ عذاب قبر کی شدت کو سن کر مردے ہی دفن کرنا چھوڑ دیں گے لہٰذا آپ ﷺ نے یہ دعا نہ فرمائی۔

عذابِ قبر

- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: القَبرُ أوَّلُ مَنازِلِ الآخِرةِ، قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے - (الترمذی،ابن ماجه،مشكاة المصابيح)

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ - صحيح البخاري - حديث 1377

- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کرتے تھے "اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں"

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردے (کافر، مشرك، منافق) اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اور ان (کے چیخنے چلانے) کی آوازیں سارے چوپائے سنتے ہیں" (طبراني، المعجم الكبير)

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا، "ان دونوں کو (قبروں میں) عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی بناء پر نہیں۔ پھر فرمایا ان میں سے ایك چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے قطروں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔" (الصحيح بخاري، كتاب الجنائز)

- حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

- "جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اس کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ میت نیك ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیك نہیں ہوتی تو اپنے گھر والوں سے کہتی ہے کہ ہائے بربادی مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس میت کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر کوئی انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے" (الصحيح بخاري، كتاب الجنائز)

عذابِ قبر

- عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِي اللهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ – (الصحيح بخاري، كتاب الجنائز و صحيح مسلم)

- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کا حال پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قبر کا عذاب (برحق ہے"۔یہ الفاظ امام منذر نے بیان کئے) عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو

- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صحابہ کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ (مسلم) اے اللہ میں تری پنہ مانگتا ہوں عذاب جہنم سے ' عذاب قبر سے' زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر (اور فتنہ) سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے"